السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز تراویح سنت گیارہ رکعت ہیں لیکن اگر کوئی گیارہ سے زیادہ پڑھنا چاہے تو کیا یہ جائز ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نفلی عبادات میں اللہ رب العزت نے کوئی تعداد یا قید مقرر نہیں فرمائی ہے، فرمان الٰہی ہے :

وَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ (البقرۃ:١٥٨)

امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت نقل فرمائی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

((إن اللہ قال من عادی لی ولیا فقد آذنتہ بالحرب وما تقرب الی عبدی بشیء أحب إلی مما افترضت علیہ وما یزال عبدی یتقرب إلی بالنوافل حتی أحبہ فإذا أحببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا ورجلہ التی یمشی بہا وإن سألنی لأعطینہ ولئن استعاذنی لأعیذنہ وما ترددت عن شیء أنا فاعلہ ترددی عن نفس المومن یکرہ الموت وأنا أکرہ مساتہ))(بخاری:٦٥٠٢)

''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں : جو میرے کسی ولی کو تکلیف دے تو میں اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں، اور نہیں قرب حاصل کرتا ہے میرا بندہ میری طرف مگر میرے فرض کیے ہوئے پر عمل کرکے، اور جو بندہ نوافل کے ذریعے میری قربت کے حصول کی کوشش کرتا رہتا ہے تو میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں، تو میں اس کا کان، آنکھ اور ہاتھ اور پاؤں بن جاتا ہوں کہ جن سے وہ سنتا ہے، دیکھتا ہے پکڑتا ہے اور چلتا ہے اگر وہ مجھ سے کچھ مانگے تو میں اسے ضرور دوں اگر پناہ مانگے تو پناہ دوں۔''

نبی کریم ﷺ نے نوافل کی کوئی حد بیان نہیں فرمائی، صحیح حدیث میں ہے :

((خمس صلوات فی الیوم واللیلۃ فقال ہل علی غیرہا قال لا إلا أن تطوع قال رسول اللہ ﷺ وصیام رمضان قال ہل علی غیرہ قال لا إلا أن تطوع قال وذکر لہ رسول اللہ ﷺ الزکاۃ قال ہل علی غیرہا قال لا إلا أن تطوع قال فادبر الرجل وہو یقول واللہ لا أزید علی ہذا ولا أنقص قال رسول اللہ ﷺ أفلح إن صدق))(بخاری:٤٧)

''ایک شخص نے نبی ﷺ سے سوال کیا اسلام کے بارے میں تو آپ ﷺ نے اسے بتایا کہ دن اور رات میں پانچ نمازیں ہیں، پوچھا : کیا اور بھی کچھ ہے ؟ فرمایا نہیں اگر تو نفلی پڑھے، پھر آپ نے فرمایا رمضان کے روزے فرض ہیں تو پھر وہ پوچھنے لگا ان کے علاوہ اور بھی ہیں ؟ فرمایا نہیں لیکن اگر نفلی رکھے تو تیری مرضی۔ پھر آپ نے زکوۃ کے بارے میں بتایا تو پھر اس نے پوچھا کیا اس کے علاوہ بھی کچھ ہے فرمایا نہیں، مگر تو نفلی ادا کرے تو تیری مرضی۔ تو وہ آدمی جانے لگا اور کہنے لگا کہ اللہ کی قسم! نہ میں اس سے زیادہ کروں گا اور نہ اس سے کم تو آپ ﷺ نے فرمایا : کامیاب ہوگیا اگر اس نے سچ کہا۔''

اس حدیث میں بھی آپ ﷺ نے نفلی عبادت کی کوئی حد بیان نہیں فرمائی، یہ تو عبادت کرنے والے پر منحصر ہے کہ وہ کتنی نفلی عبادت کرسکتا ہے اور کئی دفعہ انسان کوشش کرتا ہے کہ مُں خوش نفس کی رغبت اور للہیت اور مناجات الٰہیہ کے لیے نفلی عبادت کروں اور اس کا مطمع نظر صرف تقرب الٰہی ہوتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ نفلی عبادت کرے لیکن اس میں اتنے افراط سے کام نہ لے کہ سستی تھکاوٹ بیزاری اس کا مقدر بن جائے اور فرائض سے بھی وہ غافل ہوجائے۔

جب نفلی عبادت کرنے والا ان شروط کا خیال رکھے تو پھر وہ جتنی چاہے نفلی عبادت کرے کوئی قباحت نہیں، ہاں جب خاص نماز تراویح کی بات ہو تو بلاشک یہ مسنون ثابت شدہ صرف گیارہ رکعت ہیں، ان کے اوپر اضافہ کرنا محض نفلی عبادت مُں اضافہ کرنا ہے، تراویح گیارہ رکعت ہی ہیں اور نفلی نماز کا حکم بیان ہوچکا ہے، اگر نفل کی نیت سے مسنون رکعات پر اضافہ کیا جائے تو ہمارے نزدیک یہ اس صورت میں جائز ہے کہ ان زوائد کو فرائض واجبات لوازم یاسنن موکدات نہ سمجھے اور جو ان زوائد کو ادا نہ کرے تو انہیں برا یا مجروح نہ سمجھے اور جو ان زوائد کو فرائض وواجبات یاسنن موکدات سے سمجھے اور ان کے تارک کو مجروح سمجھے گا تو وہ اللہ کی حدود سے تجاوز کرنے والا ہوگا اور جو اللہ کی حدود سے تجاوز کرے وہی ظالم ہیں، اس صورت میں اس کی یہ نفل عبادت قرب الٰہی کا ذریعہ نہیں ہوگی بلکہ یہ بدعت سیئہ ہوگی جو کسی بھی حال میں مستحسن نہیں ہے۔ اور یہ بھی ٹھیک کہ جو لوگ ٢٠ رکعات ادا کرتے تھے، عہد عمر رضی اللہ عنہ میں جیسا کہ سنن الکبریٰ بیہقی میں ہے جس کی سند بھی جید ہے، بلکہ بعض تو ٢٠ سے بھی زیادہ ادا کرتے تھے، اگرچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گیارہ رکعات باجماعت ادا کرنے کا حکم دیا تھا لیکن ان پر مستزاد سے بھی منع کیا تو ہمارے نزدیک حق بات یہی ہے کہ سنت مسنونہ ثابتہ سے نماز تراویح گیارہ رکعت ہی ہیں لیکن اگر نفل کی نیت سے زیادہ پڑھ لی جائیں تو جائز ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ